تحقیق و تنقید

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام بن محمد بھٹوی

نفاذِ شریعت کا مطالبہ کیوں؟

قسط ۴
آخری

حدود کو شبہات سے معاف کرنے کی روایت:

بات کو مکمل کرنے کے لیے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ حد باطل کرنے کے لیے بار بار جس روایت کو دلیل بنایا گیا ہے اس کی حیثیت واضح کر دوں اور یہ بھی واضح کر دوں کہ اگر اسے صحیح مانا جائے تو مکمل روایت کیا ہے؟ جسے اگر مدِنظر رکھا جاتا تو کسی کو تعطیلِ حدود (حدود ختم کرنے) کی جرأت ہی نہ ہوتی۔

حقیقت یہ ہے کہ شبہ سے حد ہٹا دینے کی جتنی روایات ہیں، ان میں کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ایسی سند سے نہیں پہنچتی جس سے کوئی روایت ثابت قرار دی جا سکتی ہے وہ روایات درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت:

ہدایہ کی تخریج نصب الرایہ کے مولف حنفی بزرگ، زیلعی فرماتے ہیں:

"ترمذی نے محمد بن ربیعہ سے، یزید بن زیاد سے، زہری سے، عروہ سے، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِدْرَأُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهَا مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ۔ انتهى"

یعنی "مسلمانوں سے حدود کو ہٹاؤ جس قدر تم طاقت رکھتے ہو۔ اگر اس کے لیے کوئی راستہ ہو تو اس کو چھوڑ دو۔ کیونکہ امام کا معاف کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔"

"ترمذی نے کہا: ہم اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے مگر محمد بن ربیعہ کی حدیث سے جو انہوں نے یزید بن زیاد سے، زہری سے روایت کی ہے اور یزید بن زیاد حدیث میں ضعیف ہے۔ اور اسے وکیع نے یزید بن زیاد سے روایت کیا ہے اور اسے مرفوع روایت نہیں کیا۔ اور وہ زیادہ صحیح ہے۔ پھر ترمذی نے اسے وکیع سے روایت کیا ہے جو وہ یزید سے موقوف بیان کرتے ہیں انتہیٰ۔ اور اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کرکے کہا: "یہ صحیح الاسناد ہے اور شیخین نے اسے روایت نہیں کیا۔" ذہبی نے اس کی مختصر میں اس پر تعاقب کرتے ہوئے کہا ہے:

"یزید بن زیاد کے متعلق نسائی نے کہا "متروک ہے۔ انتہیٰ" اور ترمذی نے اپنی "علل کبیر" میں کہا ہے: "محمد بن اسماعیل نے کہا:

"یزید بن زیاد منکر الحدیث گیا گزرا ہے۔ انتہیٰ" اور اسے دارقطنی پھر بیہقی نے اپنی سنن میں مرفوعاً روایت کیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے: "موقوف زیادہ صحیح ہے۔"

(حضرت عائشہؓ کی روایت پر زیلعی کا کلام ختم ہوا ——— نصب الرایہ ص۳۰۵ ج۲ مطبع علوی)

محدث کبیر ناصر الدین البانی حفظ اللہ نے "ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل" میں اس کلام کے علاوہ کئی زائد چیزیں بیان فرمائی ہیں، ان میں سے دو باتیں یہاں قابلِ ذکر ہیں:

۱۔ یہ روایت مرفوع بھی ضعیف ہے اور موقوف بھی۔ کیونکہ دونوں کا مدار یزید بن زیاد دمشقی پر ہے جس کا حال اوپر گزر چکا ہے۔ تو بعض محدثین کے موقوف کو مرفوع سے زیادہ صحیح قرار دینے سے حاصل کچھ نہیں کیونکہ جس وجہ سے مرفوع ضعیف ہے وہ وجہ موقوف میں بھی موجود ہے۔"

۲۔ بیہقی نے کہا ہے: "اور اسے رشدین بن سعد نے عقیل سے زہری سے مرفوعاً بیان کیا ہے اور رشدین ضعیف ہے۔"

۲۔ حضرت علیؓ کی روایت:

زیلعی فرماتے ہیں: "دارقطنی نے اپنی سنن میں مختار تمار سے، ابو مطر سے، علی سے

روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: "اِدْرَأُوا الْحُدُوْدَ۔ انتہیٰ!" یعنی "حدود کو ہٹاؤ۔ انتہیٰ!" ــــ اور مختار تمار ضعیف ہے۔
(زیلعی کے کلام کا ترجمہ ختم ہوا۔ ص ۵۰ ج ۲)

شیخ البانی نے فرمایا: یہ روایت بیہقی میں بھی ہے۔ مختار تمار کے متعلق تقریب میں ہے: "ضعیف"، اور بخاری نے فرمایا ہے: "منکر الحدیث"!

بیہقی نے اسے مختار تمار سے اس کی ایک اور سند کے ساتھ علیؓ سے روایت کیا ہے۔ اس میں یہ لفظ زیادہ ہیں: "وَلَا يَنْبَغِيْ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّعَطِّلَ الْحُدُوْدَ۔" "اور امام کے لائق نہیں کہ وہ حدود کو معطل کرے۔"

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت:

زیلعی فرماتے ہیں: "ابویعلیٰ موصلی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے: ہمیں اسحٰق بن اسرائیل نے بیان کیا، ہمیں وکیع نے بیان کیا، مجھے ابراہیم بن فضل مخزومی نے سعید مقبری سے ابوہریرہؓ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اِدْرَأُوا الْحُدُوْدَ مَا اسْتَطَعْتُمْ انتہیٰ" یعنی "حدود کو ہٹاؤ جس قدر ہٹا سکو" اور ابن ماجہ نے اسے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کہ ہمیں عبداللہ بن الجراح نے بیان کیا ہمیں وکیع نے اسی سند سے مرفوعاً بیان کیا: "اِدْفَعُوا الْحُدُوْدَ مَا وَجَدْتُمْ لَهَا مَدْفَعًا" یعنی "جب تک تمہیں ہٹانے کی کوئی صورت ملتی ہے حدود کو ہٹاؤ"۔ (زیلعی کے کلام کا ترجمہ ختم ہوا۔ ص ۵۰ ج ۲)

شیخ ناصر الدین نے اس پر لکھا ہے کہ بوصیری نے "الزوائد" (ق ۱/۱۵۸) میں اس حدیث کے متعلق کہا ہے:

"یہ سنداً ضعیف ہے۔ ابراہیم بن فضل مخزومی کو احمدؒ، ابن معین، بخاری، نسائی، ازدی اور دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔" (الارواء ص ۲۶ ج ۸)

۴۔ مرسل عمر بن عبدالعزیزؒ:

محدث البانی فرماتے ہیں: "تاریخ دمشق میں ابن عساکر نے محمد بن احمد بن ثابت کے طریق سے روایت کیا ہے کہ ہمیں ابومسلم ابراہیم بن عبدالصمد نے بیان کیا ہمیں محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا، ہمیں محمد بن علی شامی نے بیان کیا، ہمیں ابوعمران جونی نے بیان کیا، انہوں

نے کہا، عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اس سے آگے ایک قصہ ذکر کرنے کے بعد مذکور ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "اِدْرَأُوا الْحُدُوْدَ بِالشُّبْهَةِ" یعنی "حدود کو شبہ کے ساتھ ہٹا دو۔" ابو سعد سمعانی نے اسی طریق سے "الذیل" میں اسے روایت کیا ہے جیسا کہ "المقاصد الحسنۃ" (رقم ۴۶) میں ہے اور کہا ہے: "ہمارے شیخ نے کہا: "اس کی سند میں غیر معروف راوی موجود ہیں"۔

گویا مرسل ہونے کے علاوہ اس کی سند بھی صحیح نہیں۔

۵۔ ابن عباسؓ کی روایت:

شیخ ناصر الدین فرماتے ہیں: "حارثی نے "مسند ابی حنیفہ" میں مقسم عن ابن عباس کی سند سے "اِدْرَأُوا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ مَا اسْتَطَعْتُمْ" یعنی "جہاں تک کر سکو حدود کو شبہات کے ساتھ دُور کرو" روایت کیا ہے۔ یہ روایت ابن عدی کے ہاں بھی اسی طرح ہے —— اور یہ روایت ضعیف ہے"۔ (شیخ ناصر الدین کا کلام ختم ہُوا)

یہ وہ کل روایات ہیں، جن کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جاتی ہے، مگر آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ ان میں سے ایک بھی ثابت نہیں!

صحیح تسلیم کرنے کی صورت میں مکمل روایت:

اگر یہ روایات صحیح بھی مانی جائیں، تو ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان کو بہانہ بنا کر حدود کو معطل ہی کر دیا جائے، جیسا کہ ہمارے قانون سازوں نے کیا ہے۔ کیونکہ ان میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں صاف الفاظ موجود ہیں جن میں آپؐ نے ان روایات کو تعطیلِ حدود کا بہانہ بنانے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"وَلَا يَنْبَغِيْ لِلْإِمَامِ أَنْ يُّعَطِّلَ الْحُدُوْدَ"

"اور امام کے لائق نہیں کہ وہ حدود کو معطل کر دے" (حوالہ اُوپر گزر چکا ہے)

اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے قانون سازوں کا اس روایت کو ہر موقع پر بے دریغ استعمال کر کے حدود کو معطل کر دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مقصد و منشاء کے سراسر خلاف ہے۔ اسی طرح بعض صحابہؓ سے منقول اس مفہوم کے الفاظ کا مطلب بھی "لَا يَنْبَغِيْ لِلْإِمَامِ أَنْ يُّعَطِّلَ الْحُدُوْدَ" کو مدِنظر رکھ کر متعین کیا جائے گا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ، حدود اللہ نافذ کرتے تھے نہ کہ ہمارے ان بھائیوں کی طرح حدود ختم کرنے کے قانون بناتے تھے۔ چنانچہ بعض سے شبہات، جن کی بناء پر ان حضرات نے حد ساقط کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے زمانے میں پیش آنے والے واقعات میں بھی موجود ہیں۔ مگر اُس وقت ان سے حد ساقط نہیں ہوئی بلکہ چوروں کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے۔ مثلاً ملاحظہ کیجیے حضرت صفوانؓ کے چور کا واقعہ۔

حرفِ آخر:

آخر میں سب مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ آیئے ہم سب اس قانون پر جمع ہو جائیں جو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ جس پر صحابہؓ وتابعینؒ عمل پیرا رہے۔ اور وہ قانون صرف کتاب وسنت ہے۔ جو اس وقت بھی مکمل تھا جب صحابہؓ و تابعینؒ کا زمانہ تھا، اور اب بھی مکمل ہے۔ نہ اُس وقت اس میں کوئی کمی تھی کہ کوئی اِسے دُور کرتا، نہ اب کوئی کمی ہے۔ اگر کمی ہو سکتی ہے تو وہ کتاب وسنت کے علم کی کمی ہے جو ہماری کوتاہی ہے نہ کہ کتاب وسنت کی۔ اسی اصل پر عمل پیرا ہونے سے ہم متحد بھی ہو سکتے ہیں اور ہمیں وہ امن واطمینان بھی حاصل ہو سکتا ہے جو اس مبارک دور میں مسلمانوں کو حاصل تھا۔ ایک سو سال بعد انسانی دماغ کا بنایا ہوا قانون، جس نے کتاب وسنت کی تعبیر وتفسیر کے نام پر حدود وشرائع کو معطل ہی کر دیا، نہ بنائے اتحاد ہی بن سکتا ہے نہ اس کی تنفیذ سے امن وسکون کی نعمت ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ میں نے محنت کر کے صرف حدِ سرقہ کے متعلق کتاب وسنت اور قانونِ حنفی، دونوں کا خلاصہ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے، اور اُمید رکھتا ہوں کہ آپ ایک مُسلم کی حیثیت سے نور وظلمت کا فرق ظاہر ہو جانے کے بعد کتاب وسنت کی روشنی پر کسی تاریکی کو ترجیح نہیں دیں گے۔ اور کتاب وسنت کے ہوتے ہوئے پاکستان میں انسان کے بنائے ہوئے کسی بھی قانون کے نفاذ کا مطالبہ نہیں کریں گے، خواہ وہ قانونِ حنفی ہو یا کوئی اُور ا —— کیونکہ ہمارے دکھوں کا مداوا صرف قانونِ الٰہی کا عملی نفاذ ہے۔

ع وہی دیرینہ بیماری، وہی نامحکمی دل کی
علاج اس کا وہی اللہ کا قانون ہے ساقی